

نہیں، رفتہ رفتہ اسے قابو میں لا کر عادی بنا میں گے۔

۱۰۔ **تشریح** : میر غلام حسین قدر بلگرامی نے یہی شعر، نیز ناسخ کا ایک شعر مرزا غالب کی خدمت میں پیش کر کے پوچھا تھا کہ ”سہی“ اور ”تو سہی“ کا ترجمہ فارسی لغت میں کیا آیا ہے۔ جواب میں مرزا فرماتے ہیں !

”اسماء کے واسطے یا لغات کے واسطے یہ بات ہے کہ عربی میں

یہ کہتے ہیں اور فارسی میں یہ اور ہندی میں ہے۔ طرز گفتار ہندی

کی فارسی یا فارسی کی ہندی کبھی نہیں ہو سکتی۔ مثلاً چوری کا گڑ

میٹھا“ اس کی فارسی نہ پوچھیے گا، مگر نادان۔ ”سہی“ اور ”تو سہی“

کی فارسی کیونکر بنے؟ یہ روزمرہ کی اردو ہے۔

گر نہیں وصل تو حسرت ہی سہی

اس مطلب کے مطابق فارسی عبارت یوں ہو سکتی ہے : وصل

اگر غیت، حسرت نیز عالمے دارد۔“

شعر کا مطلب یہ ہے کہ اے اسد! محبوب سے چھوڑنے کا سلسلہ برابر قائم

رہنا چاہیے۔ اگر وصل تیسر نہیں آتا تو مصالیقہ نہیں، وصل کی حسرت کا اظہار

ہی کرتے رہنا چاہیے۔

۱۔ لغات۔ آرمیدگی:

آرام پانا، راحت طلبی۔

نکو ہش : طاقت سزائش

**تشریح** : میں صحرا

گردی اور دشت نوردی

چھوڑ کر راحت کی غرض سے

ہے آرمیدگی میں نکو ہش بجا مجھے

صبح وطن ہے خندہ دندان نما مجھے

ڈھونڈے ہے اس مغنی آتش نفس کو جی

جس کی صدا ہو جلوہ برق فنا مجھے